اہلسنّت و جماعت
حقیقت کے آئینے میں

خادم اہلسنت والجماعت محمّد ابراہیم

مکتبہ جمالِ کرم لاہور

اہلسنّت و جماعت
حقیقت کے آئینے میں

خادم اہلسنت والجماعت محمد ابراہیم

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (دستا ہوٹل) دربار مارکیٹ - لاہور فون: 7324948

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	—	اہلسنت وجماعت حقیقت کے آئینے میں
مصنف	—	مولانا محمد ابراہیم صاحب
اشاعت اول	—	فروری 2001ء
تعداد	—	گیارہ سو
زیر اہتمام	—	ایم احسان الحق صدیقی
نگران طباعت	—	ملک خالد رمضان اعوان
ناشر	—	مکتبہ جمال کرم لاہور
قیمت	—	

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلیکیشنز	گنج بخش روڈ لاہور۔
ضیاء القرآن پبلیکیشنز	14 انفال پلازہ اردو بازار کراچی
مکتبہ المجاہد دار العلوم محمدیہ غوثیہ	بھیرہ ضلع سرگودھا
مکتبہ قادریہ	چوک میلاد مصطفی گوجرانوالہ
فرید بکسٹال	اردو بازار لاہور۔

فہرست

سے ثابت قدم رہو اور گمراہ فرقوں سے پہلوتہی کرو بقول مولانا رومی علیہ الرحمۃ:

دور شواز اختلاط یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد
مار بد تنہا برجان مے زند — یار بد برجان و برایمان زند

ان سے دوستی اور اختلاط کے سبب ایمان جیسی لافانی نعمت سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے

وما علینا الا البلاغ

محمد ابراہیم عفی عنہ

الحمدلله و الصلوة و السلام علی خیر خلق الله اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم قال الله تعالیٰ فی کلامه المجید القدیم

واعتصمو ابحبل الله جمیعا ولا تفرقوا

فخرالدین رازیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ واعتصمو ابحبل الله جمیعا ولا تفرقوا لفظ "حبل اللہ" کے معانی میں کئی اقوال ہیں اور ان میں ایک قول یہ ہے کہ "حبل اللہ" سے مراد جماعت ہے اس لئے رب العزت نے اس کے بعد ارشاد فرمایا (ولا تفرقوا)۔

وہ لکھتے ہیں کہ "ولا تفرقوا" کی تاویل میں بھی کئی وجوہ ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے

الثالث: انه نهی عما یوجب الفرقة و یزیل الالفة و المحبة

سوم: ان چیزوں سے رکنا جو تفرقہ کا موجب (سبب) ہوں اور محبت و الفت کو زائل کر دیں۔

ساتھ ہی یہ حدیث شریف تحریر کر کے استدلال کیا ہے کہ ناجی جماعت ایک ہے۔

"انه روی عن النبی ﷺ انه ستفترق امتی علی نیف و سبعین فرقة الناجی منهم واحد والباقی فی النار فقیل من هم یا رسول الله ﷺ قال الجماعة وروی السواد اعظم وروی ما أنا علیه واصحابی والوجه المعقول" ان النهی عن الاختلاف والامر بالاتفاق یدل علی ان الحق لایکون

الاواحدفاذاکان کذلک کان الناجی واحدا.

''نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے عنقریب میری امت ستر اور کچھ (یعنی تہتر) فرقوں میں بٹ جائے گی ان میں سے ناجی ایک ہی فرقہ ہوگا صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ ناجی فرقہ کون سا ہوگ فرمایا ''جماعت'' اور ایک روایت میں فرمایا ''سواد اعظم'' (علماء کے نزدیک سواد اعظم سے مراد اہل سنت وجماعت ہیں) اور ایک روایت میں ہے'' جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

اس میں معقول وجہ یہ ہے کہ اتفاق کا حکم دینا اور اختلاف سے منع کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حق ایک ہی ہے اور جب معاملہ اسطرح ہے تو ناجی گروہ بھی ایک ہی ہوگا (تفسیر کبیر ج۸ص ۱۶۳)

محمد بن احمد انصاری تفسیر الجامع الأحکام القرآن المعروف بہ قرطبی میں تحریر فرماتے ہیں۔

''عن عبدالله بن مسعود (واعتصمو بحبل الله جميعا ولا تفرقوا) قال الجماعة روى عنه و عن غيره من وجوه والمعنى كله متقارب متداخل يأمرابالالفة و ينهى عن الفرقة فان الفرقة هلكة و الجماعة نجاة''

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ''بحبل اللہ'' سے مراد جماعت ہے یہ قول آپ اور دوسرے علماء سے مروی ہے اور معنی کے اعتبار سے تمام اقوال ایک دوسرے کے قریب اور ملتے جلتے ہیں اس لئے کہ اللہ رب العزت الفت ومحبت کا حکم دیتا ہے اور تفرقہ سے منع فرماتا ہے اور تفرقہ باعث ہلاکت جبکہ الفت باعث نجات ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد دوم، جز۳، ص ۱۰۲)

ابن حیان نحوی اندلسی لکھتے ہیں ''حبل الله العهد أ والقران أو الدين أو الطاعة أو اخلاص التوبة او الجماعة و غيرها (في معنى تفرقوا) قيل عن احداث ما يوجب التفرق و يزول معه الاجتماع.

حبل اللہ سے مراد عہد ہے یا قرآن یا دین یا اطاعت یا خلوص ۔توبہ یا جماعت ہے اور ''لاتفرقوا'' کے متعلق کہا گیا ہے کہ ایسی چیز کا احداث (واقع کرنا) جو موجب تفرقہ ہو اور اس کے ساتھ امت کا اجتماع ختم ہوجائے۔

تفسیر البحر المحیط ج ۲، ص ۱۸)

علاؤالدین علی المعروف بالخازن اس آیہ کریمہ کے تحت رقم طراز ہیں۔

''قال ابن مسعود هو الجماعة وقال عليكم بالجماعة فانها حبل الله الذى آمربه و ان ماتكرهون فى الجماعة و الطاعة خير عما تحبون فى الفرقة''

(ولا تفرقو) قيل معناه لا تحدثوا مايكون عنه التفرق و يزول معه الاجتماع لان الحق لايكون الاواحدا وما عداه يكون جهلا وضلالا''

''عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے ''حبل اللہ'' سے مراد جماعت ہے اور فرمایا کہ جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ جماعت اللہ کی وہ رسی ہے جس کے پکڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور جو چیز جماعت اور اطاعت میں تم ناپسندیدہ سمجھتے ہو

وہ چیز فرقہ میں پسندیدہ سے بہتر ہے اور "لا تفرقوا" کے تحت فرماتے ہیں
کہ اس سے مراد ایسی باتیں ہیں جن سے تفرقہ پڑے اور امت کا اتحاد و
اتفاق ختم ہو جائے کیونکہ حق ایک ہی ہے اس کے سوا جہالت اور گمراہی ہے۔
(تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۸۱)

ان اقوال کے علاوہ بھی اکثر ائمہ مفسرین نے یہ معنی نقل کیے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ حبل اللہ سے مراد جماعت اور تفرقہ سے مراد ایسی باتیں کرنا ہے جو باعث تفریق ہوں اور امت کے اتحاد و اتفاق کے منافی ہوں کہ امت کا شیرازہ بکھر جائے۔

میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ علماء کی اصطلاح میں جماعت یا سواد اعظم سے مراد اہلسنت و جماعت ہے آئمہ مفسرین کی تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ رب العزۃ نے اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ وابستگی کا حکم دیا ہے کیونکہ اس جماعت سے وابستہ ہونا اتحاد و اتفاق اور الفت و محبت کی علامت ہے اور ان سے علیحدگی تفرقہ بندی کی دلیل۔ اب ہم اہل سنت و جماعت کے لفظی معنی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

لفظ اہل سنت و جماعت کی لغوی تحقیق

لفظ "اھل" کی تشریح:

(۱) قال ابو عباس احمد بن یحیی: اختلف الناس فی الآل فقالت الطائفة آل النبی ﷺ من اتبعه قرابة او غیر قرابة و آله ذا قرابته متبعا أو غیر متبع و قالت الطائفة والآل والاھل واحد (لسان العرب لابن منظور ج ۱ ص ۲۶۸)

"ابو عباس احمد بن یحیی کہتے ہیں (آل) میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ آل النبی ﷺ سے مراد آپ کے پیروکار ہیں رشتہ دار ہوں یا غیر رشتہ دار اور آلہ سے مراد

آپ کے رشتہ دار ہیں خواہ اتباع کرنے والے ہوں یا نہ ہوں۔

صحاح میں یوں مذکور ہے۔

(۲) و آل الرجل اھله و عیاله و آله ایضا اتباعه

(الصحاح للجوھری ج ۴ ص ۱۶۲۷ مطبوعہ)

"مرد کی آل سے مراد اس کا اہل و عیال ہے اور اس کی آل سے مراد اس کے پیروکار ہیں۔

صاحب قاموس لکھتے ہیں۔

(۳) وآل الرجل اتباعه و اولیاءه ولا تستعمل الافیما فیه شرف غالبا فلا یقال آل الاسکاف کما یقال اھله۔ (القاموس ص ۱۷۸)

"مرد کی آل سے مراد اس کے ماننے والے اور دوست ہیں اور لفظ آل غالبا ذو شرف کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے آل اسکاف نہیں کہا جاتا جبکہ اہل اسکاف کہا جاتا ہے۔

علمائے لغت کے نزدیک اہل سے مراد پیروکار اور متبعین ہیں صاحب قاموس کے نزدیک آل اور اہل میں فرق ہے جبکہ ابن منظور، صاحب لسان العرب کے نزدیک آل اور اہل ایک ہیں اور صاحب صحاح بھی غالبا اس طرف گئے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اہل کا معنی تابعداری اختیار کرنے والے، پیروی کرنے والے محبت کرنے والے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے۔

"واغرقنا آل فرعون"

تو یہاں آل سے مراد بھی فرعون کے پیروکار ہیں۔

لفظ سنت کی وضاحت

(۱) صحاح للجوہری میں ہے۔

السنة السيرة قاله خالد بن زهير الهذلي

یعنی سنت سے مراد سیرت ہے یہ قول خالد بن زہیر ہذلی کا ہے۔

(۲) لسان العرب میں ہے۔

السنة: الطريقة المحموده المستقيمة ولذالك قيل فلان من اهل السنة معنا من اهل الطريقة المحمودة المستقيمه وهي ماخوذة من السنن. والاصل فيه الطريقة والسيرة واذااطلقت فى الشرع فانما يراد بها ما أمربه النبى ﷺ و نهى عنه و ندب اليه قولا و فعلا ممالم ينطق به الكتاب العزيز و لهذا يقال فى ادلة الشرع الكتاب و السنة اى القران و الحديث.

(لسان العرب ج ۶ ص ۴۰۰،۳۹۹)

"سنت اس راستے کو کہتے ہیں جو سیدھا اور محمود ہو اس لئے کہا گیا کہ فلاں اہل سنت سے ہے یعنی وہ ایسے راستے پہ چل رہا ہے جو سیدھا بھی ہے اور محمود بھی اور لفظ السنۃ سنن سے ماخوذ ہے لفظ سنت کی اصل، طریقہ اور سیرت ہے شرع میں جب لفظ سنت مطلق بولا جائے تو اس سے مراد وہ کام ہے جس کے کرنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم دیا یا اس سے باز رہنے کا حکم فرمایا اور ایسے قول اور فعل کو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنا جو قرآن حکیم میں مذکور نہیں۔ اس لئے ادلہ شرع میں کہا جاتا ہے "کتاب اور سنت یعنی قرآن پاک اور حدیث شریف"

خلفاء کی پیروی کرنے والوں کو بھی اہل السنۃ کہا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔

"عليكم بسنتى و سنة خلفاء الراشدين المهديين" (لسان العرب)

علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں۔

قال ابو عمر بن عبدالبر القرطبى فى التقصى بحديث موءطا واعلم ان الصحابى اذا اطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبى ﷺ وكذالك اذا اطلقها غيره فالم تضف الى صاحبها كقولهم سنة العمرين وما شبه ذلك

(عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۵، ص ۲۷۹)

ابوعمر قرطبی موطا کی شرح التقصی میں فرماتے ہیں جب صحابی لفظ سنت کی تعمیم (عام کرنا، بغیر قید کے استعمال) کرے تو پھر مراد سنت نبی اکرم ﷺ ہے اس طرح دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی حکم ہے جب تک وہ سنت کو صاحب سنت کی طرف نسبت نہ کریں جیسا کہ "سنۃ العمرین" میں سنت کی نسبت عمرین کی طرف ہے۔

یعنی سنت کی نسبت جس کی طرف کی جائے گی اسی کی سنت کہلائے گی اور جب لفظ سنت بغیر کسی نسبت کے مطلقاً استعمال کیا جائے تو اس سے مراد سنت نبی ﷺ ہے۔

ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں

وان صحابى اذاقال السنة يحمل على سنة النبى ﷺ

"صحابی جب کہے یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے"

(شرح نقایہ، ج ۱، ص ۱۶۱)

الجماعۃ:

اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی سنت کے پیروکار ہیں خواہ صحابہ کرامؓ ہوں یا تابعین و تبع تابعین، اولیائے کرام ہوں یا علمائے صالحین۔ یہ تمام حضرات جماعت میں داخل ہیں۔

لفظ اہل سنت و جماعت کی لغوی تحقیق کے بعد اس کا معنی یوں ہوگا کہ محبت و عقیدت سے نبی رؤف و رحیم ﷺ کی سنت آپ کی سیرت و عادت اور آپ کے طریقہ محمودہ کو اپنانے والی وہ مقدس جماعت جس نے سیدھے راستے کو اپنائے رکھا اور اس کی اتباع کی، اہل سنت و جماعت کہلاتے ہیں۔

علامہ احمد شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں۔

الفرقة الناجية اهل السنة و الجماعة لاتباعهم القران والحديث فى الاعتقاد من غير اعتقاد ارتكاب تاويلات بعيدة

نسیم الریاض شرح شفا شریف، ج ۳، ص ۳۲۸

"فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا) اہل سنت وجماعت ہے کہ اعتقادی طور پر وہ قرآن اور حدیث شریف کا پیرو ہے اور اس جماعت کے لوگ اجنبی تاویلات کے مرتکب نہیں ہوئے۔"

جیسا کہ آج کل بعض لوگ ہوس نفس کی خاطر قرآن وسنت رسول اکرم ﷺ کی من پسند اور لغو تاویل کر کے اپنے عقیدہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اتباع کے لئے محبت ضروری ہے جب تک محبت نہ ہوگی اتباع بھی نہیں ہوگی اس لئے ملاحظہ ہو کہ محبت کیا ہے؟

محبت کیا ہے؟

قاضی عیاض اور احمد شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں:

"حقيقة المحبة الميل الى مايوافق الانسان و تكون موافقته له"

(نسیم الریاض شرح شفا شریف، ج ۳، ص ۳۷۲)

حقیقت محبت یہ ہے کہ انسان کی اس چیز کی طرف رغبت اور میلان جو اس کی طبیعت کے موافق ہو اور نفس محبت میں اس چیز کی اس کے ساتھ موافقت ہو جائے۔

علامات محبت:

شفا شریف میں علامات محبت کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

فالصادق فى حب النبى ﷺ من تظهر علامة ذالک علیه

(۱) الاقتداء به و استعمال سنته و اتباع اقواله و افعاله و امتثال أو امره و اجتناب نواهيه

(۲) كثرة ذكره له فمن أحب شيئا فأكثر ذكره

(۳) كثرة شوقه الى لقائه فكل حبيب يحب لقاء حبيبه

(۴) ومن علامة مع كثرة ذكره تعظيمه له و توقيره عند ذكره و اظهار الخشوع ولانكسار مع سماع اسمه

(۵) أن يحب القران الذى اتى به قال سهل بن عبدالله علامة حب الله حب القرآن و علامة حب القران حب النبى ﷺ و علامة حب النبى ﷺ حب السنة

اس وجہ سے مجلس میں بڑی لذت وفرحت واقع ہوئی۔ علامہ جلیل حلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس قدر پیروی کے لئے کفائت کرتا ہے۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرتؒ)

غور فرمائیں!!

یہ ہیں وہ علمائے کرام اور مشائخ عظام جن کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کی نعت سن کی نہایت ادب وانکساری سے کھڑے ہوجاتے ہیں علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کی تصریح سے ثابت ہوا کہ اس مبارک مجلس میں اس وقت کے بے شمار آئمہ عظام حاضر مجلس تھے اور کسی نے بھی اس قیام مبارک پر اعتراض نہیں کیا۔ یہی مقتضائے حکم خداوندی اور منشائے نبی اکرم شفیع معظم ﷺ ہے جس کی طرف رب العزت نے اشارہ فرمایا۔

واعتصمو ابحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اتبعوا السواد الاعظم

آئمہ اسلام کے نزدیک اہل السنۃ والجماعۃ کا دوسرا نام سواد اعظم ہے بحمدہ تعالیٰ ہمارا مسلک اور عقیدہ یہی ہے جو عشق ومحبت سید خیر الانام ﷺ کے علمبردار اور عشاق سید الابرار کی پہچان ہے۔

أھل السنۃ والجماعۃ کی شرائط

مولانا ضیاالدین سنائی المتوفی ۵۲۵ھ رسالہ ضیائی میں اور مولانا محمود طاہر رسالہ ''فتاوی الامالی'' میں صفحہ۳ پر لکھتے ہیں۔ (یہ دونوں رسالے مخطوط ہیں اور نہایت مختصر)

قال عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شرائط اھل السنۃ

والجماعۃ عشرۃ خصال تفضیل الشیخین و حب الختنین و تعظیم القبلتین والصلوۃ علی خلف الامامین ولامساک عن الشھادتین والرضاء بالتقدیرین والصلوۃ علی الجناز تین و ترک الخروج علی الامین والمسح علی الخفین و صلوۃ العیدین

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل السنۃ والجماعۃ کے اندر دس شرائط پائی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو دوسروں پر فضیلت دینا۔

(۲) نبی رؤف ورحیم ﷺ کے دونوں داماد یعنی حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی عزت وتوقیر کرنا۔

(۳) دونوں قبلوں یعنی بیت المقدس اور بیت اللہ خانہ کعبہ کی عزت کرنا۔

(۴) اودونوں اماموں (نیک وبد) کے پیچھے نماز پڑھنا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (صلوا علی کل فاجرو فاسق)

(۵) دوشہادتوں سے باز رہنا یعنی نیک عمل کی وجہ سے کسی کو جنتی قرار دینا اور بدعمل کی وجہ سے جہنمی قرار دینا۔

(۶) خیر اور شر کی تقدیر پر راضی رہنا۔

(۷) دونوں جنازوں پر نماز پڑھنا یعنی نیک وبد کا جنازہ

(۸) دونوں اماموں کی متابعت کرنا یعنی بادشاہ ظالم ہو یا عادل

(۹) دونوں موزوں پر مسح کرنا۔

(۱۰) دو عیدوں کی نماز پڑھنا۔

بعض کے نزدیک دسویں شرط کی جگہ علم المفروضیت یعنی ارکان وفرائض کا جاننا جیسے نماز درروزہ اور زکوۃ کے مسائل کا علم۔

علامہ عبدالشکور سیالمی تمہید میں لکھتے ہیں۔

اعلم بان الدین مع الجماعة و الجماعة هم اهل السواد الاعظم بین الجبر و القدر، بین التشبیه و التعطیل و بین النصب و الرفض مثل ابو حنیفة رحمة الله علیه عن السنة والجماعة فقال لانصب ولارفض ولا جبر و لاقدر ولا تشبیه ولا تعطیل.

اے مخاطب جان لے کہ دین جماعت کے ساتھ ہے اور جماعت اہل سواد اعظم ہیں (یعنی اہل السنۃ والجماعۃ) اور یہ جماعت جبریہ اور قدریہ کے درمیان، تشبیہ اور تعطیل کے درمیان اور نصب اور رفض کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کون ہیں؟ فرمایا ناصبی نہ رافضی اور نہ جبریہ اور قدریہ اور نہ مشبہ اور معطلہ''

اب ان فرقوں کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔

(۱) الناصبۃ: اعلم بان الناصبة هو الخارجیة وهم یسمون حروریه لانهم خرجوا علی علیّ رضی الله عنه فی موضع یسمی حروراء وهم یشهدون علی علیّ رضی الله عنه بالکفر و من شهد علیه بالکفر فانه یکفر.

''ناصبہ خارجیہ ہیں ان کو حروریہ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا جہاں اکٹھے ہوئے اس جگہ کا نام حرور ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کفر کی گواہی دیتے ہیں (العیاذ باللہ) اور جو شخص ایسا کہے وہ کافر ہے۔

والرافضیۃ: اعلم بانهم سموا رافضیة لانهم رفضو دین الاسلام وقد سما هم الله کفارا قال بعضهم بان علیا رضی الله کان الها نزل من السماء قال بعضهم بان علیا کان شریک محمد ﷺ فی النبوة و بعضهم قال بان النبوة کان لعلی رضی الله عنه و جبریل علیه السلام اخطاء و غیرها من الاقوال.

رافضیہ کو رافضیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ دین سے نکل گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو کافر قرار دیا اور باعتبار اعتقاد کچھ رافضی کافر اور کچھ بدعتی وغیرہ ہیں مثلاً بعض کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ خدا تھے جو آسمان سے نازل ہوئے بعض نے کہا کہ حضرت علیؓ نبوت میں حضرت محمد ﷺ کے شریک تھے اور بعض کا عقیدہ ہے کہ نبوت حضرت علیؓ کے لئے تھی جبریل غلطی کر گئے اور اس قسم کے (بیہودہ) اقوال ہیں۔

القدریۃ: اعلم بان القدریة زعموا ان قیاس العقل اقوی من السماع الشرعی و ان کان نصا و کذالک القیاس اقوی من السنة المشهورة و لهذا المعنی انکروا القدر بالشر من الله.